پیش لفظ

جدید اردو شاعری میں اقبال فہیم جوزی کا شماران چند شعراء میں ہوتا ہے جنہوں نے فکروفن کی سطح پر کسی قسم کا سمجھوتا نہیں کیااور شعری اظہار کے کے لیے ایک منفرد لب ولہجہ اختیار کیا۔ فہیم جوزی نے ستر کی دہائی میں اپنے ادبی سفر کا آغاز کیا۔ ان کی انفرادیت یہ ہے کہ انہوں نے اپنی شاعری کو کسی خاص نظریے سے وابستہ نہیں کیا۔ ان کے نزدیک کسی ادبی نظریات اور کسی خاص لائحہ عمل کے تحت جو تخلیقات وجود میں آتی ہیں وہ نقالی کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا وہ اپنی نظموں کو کسی خاص ادبی فکر اور نظریے کے بوجھ سے گراں بار نہیں کرتے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ چند خصوصیات جو کسی خاص تحریک یا رجحان کے توسط سے ادب میں داخل ہوتے ہیں بسا اوقات غیر وابستہ شعراء کے کلام۔ میں بھی دیکھنے کو مل جاتے ہیں۔ یہ معاملہ اقبال فہیم جوزی کے ہاں بھی ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی سوچ اور اظہار کے لیے جو سانچے ڈھالے ہیں اس میں زیادہ تر ان کے ذاتی حسی تجربوں کا دخل ہے نہ کہ کسی سیاسی یا ادبی نظریے کا۔

اقبال فہیم جوزی (تاحال۔۱۹۴۷) کا شعری سفر تقریباً" نصف صدی پر محیط ہے۔ ان کی شاعری کے مختلف گوشے ہیں جن کے اندر معانی و مفاہیم کی ایک دنیا آباد ہے۔ ہند و پاک میں اقبال فہیم جوزی کے ان قیمتی جواہر کو حاصل کرنے اور اس کی اصل قدر و قیمت کا تعین کرنے کی خاطر خواہ کوشش ابھی تک نہیں کی گئی۔ ان کی نظم نگاری کے حوالے سے مختلف رسائل و جرائد میں چند مضامین ضرور لکھے گئے ہیں مگر فہیم جوزی کی ہمہ جہت شخصیت اور ان کے شعری رویے کی قدر و قیمت کا تعین کرنے کے لیے یہ تحریریں ناکافی ہیں۔ اب تک کوئی ایسی مبسوط تصنیف یا مقالہ نظر سے نہیں گزرا جس میں ان کی سوانح و شخصیت اور ادبی زندگی کا غیر جانبدار انداز میں مکمل احاطہ کیا گیا ہو، جس سے فہیم جوزی کی شخصیت کے مختلف پیچ و خم، نشیب و فراز اور فکری و فنی جہات بالکل واضح ہو جائیں۔ اس تشنگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے پیش نظر مقالہ "اقبال فہیم جوزی کی نظم نگاری" لکھنے کا فیصلہ کیا جو استاذ محترمہ پروفیسر ڈاکٹر شائستہ حمید خان صاحبہ کی نگرانی ور ہنمائی میں مکمل ہوا۔

اس مقالے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں اقبال فہیم جوزی کی سوانح و شخصیت کا مکمل احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں جدید نظم کے آغاز و ارتقاء پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ مقالے کے

تیسرے باب میں اقبال فہیم جوزی کے معاصر شعراء کی شاعری اور ان کے موضوعات کی خصوصیات پر روشنی ڈالی گئی ہے تا کہ اس بات کی نشاندہی ہو سکے کہ فہیم جوزی کی شاعری اپنے معاصرین سے کتنی مماثل یا مختلف ہے اور فکر و فن کی سطح پر ان کے شعری امتیازات کیا ہیں۔ چوتھے باب میں فہیم جوزی کی شاعری کے موضوعات کے ساتھ ساتھ ان کی نظموں کا فکری و فنی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ یوں تو ان کے فکر و فن میں بڑی وسعت ہے اور اسے ایک محدود دائرے میں سمیٹنا ایک مشکل امر ہے پھر بھی اس باب میں ان چند موضوعات اور فکری و فنی خصوصیات کا جائزہ لیا گیا ہے جو فہیم جوزی کی شاعری میں غالب ہیں یا پھر جن سے فہیم جوزی کی شناخت قائم ہے۔ اس سلسلے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ فہیم جوزی کے شعری رویے کی ان جہات اور خصوصیات کی چھان بین کی جائے جن کی بنیاد پر ان کی شاعری اپنے عہد کی شاعری سے مختلف اور منفرد نظر آتی ہے۔

ادب میں کوئی چیز حرف آخر نہیں ہوتی۔ تحقیق و مباحث کے ذریعے ادب میں ایک نئے گوشے کی دریافت کی امید ہمیشہ باقی رہتی ہے۔ میرے اس تحقیقی مقالے کو اسی نظریے سے دیکھا جانا چاہیے۔

اس موقعہ پر میں اپنی شفیق و مہربان نگران مقالہ پروفیسر ڈاکٹر شائستہ حمید خان صاحبہ کا بے حد ممنون و احسان مند ہوں جنھوں نے موضوع کے انتخاب سے لے کر مقالہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ہر قدم پر میری رہنمائی کی اور گراں قدر مشوروں سے نوازا۔ علاوہ ازیں دوستوں میں جناب علی حیدر ملک، اور جناب افتخار احمد کا ممنون ہوں جنھوں نے کسی نہ کسی شکل میں میری مدد کی۔ اس موقعہ پر میں اپنے والدین کو کیسے فراموش کر سکتا ہوں جن کی شفقت و محبت اور دعائیں ہمیشہ میرے ساتھ رہیں۔ میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کا بھی شکر گزار ہوں جن کی نیک خواہشات ہر وقت میرے کام آتی رہیں۔

ذوالفقار علی

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

۱۰ ستمبر ۲۰۲۳